تعارف

'مسیح کی حاکمیت'

ہماری کلیسیاؤ ں کی بنیادی اور سب سے بڑی ضرورت مسیح کی حاکمیت کی شناخت ہے ۔ہم نے بہت عرصہ پہلے سرمن اور سونگ میں ڈاکٹر وینس ہیونر کی جانب سے ایک واعظ اس کتابچہ میں شائع کیا ۔اس موضوع پر یہ عظیم واعظ میں نے سنا ہے ۔اور یہ واعظ میرے لیے برکت کا باعث بنا ۔ہم اس ایمان کے ساتھ بھیجتے ہیں کہ اس کی وسیع پیمانے پر تقسیم ممکن ہوسکے ۔

ریورنڈ لارن (کوٹی) ڈایوسن نے واعظ کو ٹیپ میں ریکارڈ کر کے دوسروں کو سُنایا ۔اب وہ ٹیپ، خوشخبری منسٹری کا حصہ ہے جس کے ڈاکٹر لارن ڈایوسن جر ڈائر کٹر ہیں ۔آپ یہ واعظ اور دوسرے واعظ گاسپل ٹیپ منسٹری کولکھنے سے حاصل کر سکتے ہیں ۔ پی ۔او۔بکس ۵۳ ورجینا۔ آئی ایل ۱ ۹ ۶ ۲ ۲ ۔برادر ڈایوسن اس کے پرنٹ حاسل کرنے کی اجازت دیں گے ۔آپ اس کتاب کو سرمن اور سونگ کو لکھنے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں ۔

ہم نے اس پیغام میں کچھ شامل کرنے کی کوشش نہیں کی، آپ اس کے اسی طرح الفاظ پائیں گے جس طرح اس کی تفسیر بیان کی گئی ۔پُر امید ہیں کہ یہ واعظ سننے والوں پر اور اس منصوبے پر روحانی اثرات قائم کرے گا۔میری تجویز ہے، یوں ہی آپ اس کو پڑھیں اپنے تخیل میں سوچیں۔ کہ آپ کسی چھوٹے سے ملک کے گرجہ گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور خوشی سے کلام پاک کو سُن رہے ہیں ۔ اور دعوتی سوالات کا اپنے طور پر جواب دیں

اگر آپ کو ہماری مدد کی ضرورت ہو یا خدا کے نجات کے منصوبہ سے متعلق مواد کی ضرورت ہو تو ہمیں خوشی سے لکھیں ۔

مبشر ۔جے بینٹ کولن ۔

مسیح کی حاکمیت

مصنف ڈاکٹر وینس ہیونر

مترجم ۔اکبر مسیح

۲ کرنیتھیوں ۴:۱۵ کے مطابق پولوس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ اس نے کس چیز کی منادی کی اور کس چیز کی منادی نہیں کی۔ ’کیونکہ ہم نے خود منادی نہیں کی ، بلکہ خود یسوع نے حاکم ہوتے ہوئے کی،اور ہم نے خادم ہوتے ہوئے یسوع کی خاطر کی ۔‘ اگر میں آج رات پوچھوں ’کیا آپ یسوع کی حاکمیت پر ایمان رکھتے ہیں‘ یقیناً آپ جواب دیں گے جی ہاں ۔ لیکن اگرہم اسے تھوڑا تبدیل کر کے اسی وقت یہ پوچھیں ۔کیاوہ آپ کا اور جو کچھ آپ کا ہے ان سب کا خداوند ہے ؟ اور اگر مجھے سچ بتایا تھا ، لیکن اب شائد فرق ہوگا۔ ہر مذہبی جماعت گا سکتی ہے ،’ انہیں سب کا خداوند ہونے کی وجہ سے اُنہیں شہنشاہی پھولوں کاہار اور تاج دیا جاتا ہے ۔‘لیکن اُن کے لیے نہیں جو تاج کی خواہش کی خاطر اسے مانتے اور اپنے ہونٹوں سے اس کا اظہار کرتے ہیں ۔

کہا جاتا ہے کچھ سچائیاں فو فو کے طور پر جانی جاتی ہیں وہ سچائی کی قوت کو کھو دیتے ہیں اور روحانی سکون کے لیے جھوٹ بولتے ہیں ۔ یہ بہت بڑا بیا ن ہے ۔ کچھ چیزیں ہیں جن کے بارے میں ہم نے بہت عرصہ سے بہت کچھ سنا ہے ۔اور اکثر ہم ان کا استعمال بھی کرتے ہیں اور ان سے ہم میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ۔ جو ہمارے ذہن اور روحانی سکون کے لیے جھوٹ بولتے ہیں۔

ان سچائیوں میں سے ایک یسوع مسیح کی حاکمیت بھی ہے ۔یہ کہا جاتا ہے کہ لفظ ’خداوند‘ لغت میں درمیانے مسیحیوں کے لیے ایک مُردہ سا لفظ ہے ۔اور صرف ڈاکٹر اے سی رابٹ سن کہتے ہیں کہ مسیح کی حاکمیت مسیحی ایمان کانچوڑ ہے اور ڈاکٹر کیمپل مارگن کہتے ہیں کہ یہ کلیسیا کا مرکز ہے ۔

میں اس کے بارے میں تین چیزیں کہناچاہتا ہوں ۔

سب سے پہلے ، مسیح کی حاکمیت کلیسیا کے آغاز کے لیے پہلا اعتراف ہے ۔رومیوں ۱۰:۹

-” اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایما ن لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایاتو نجات پائے گا“ -ابتدائی مسیحی اس کو سمجھتے تھے -وہ جانتے تھے اور جب بھی یسوع کو اپنا نجات دہندہ ہونے کا اقرار کرتے تھے تو دراصل وہ اسکے خداوند ہونے کا اقرار کر رہے ہوتے تھے-

ڈاکٹر رابرٹسن فرماتے ہیں جب ایمان لانے والے یہودی یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرتے تھے وہ حقیقت میں کہہ رہے ہوتے تھے کہ یسوع خدا ہے -کیونکہ یہودیوں کے نذدیک یہواہ سے مُراد خدا ہے - اوراس نے یہ بھی کہا ،رومن شہنشاہ نے مسیحیوں سے کہا ’یسوع خداوند ہے-‘اس کا بہترین مطلب یہ ہے کہ قیصر صرف رومیوں کا شہنشاہ ہی نہیں تھا بلکہ اُن کا دیوتا بھی تھا - جب روم کے نئے مسیحیوں‌نے کہا یسوع خداوند ہے ،تو وہ قیصر سے آگے نکل رہے تھے-شائد اُنہوں نے اپنی زندگی میں اُس کے ساتھ عقیدت کی تھی-

میرے عزیزو؛ میں نے سنا ہے، ہاورڈ بلک -اس نے ابتدائی کلیسیا کے مسیحی شہیدوں کے بارے میں‌بتایا - جنہوں نے مسیح کی تعمیل کے لیے پیدل سفر کیا - اور رومی سپاہیوں نے اُن کے ساتھ بدسلوکی کی -اُن میں سے ایک نے پوچھا ’ کہاں ہے تمہارا بنانے والا خدا؟‘اور اُس نے جواب دیا - وہ آپ کے شہنشاہ کے لیے تابوت بنا رہا ہے -واہ کیا جواب تھا - صرف اُس کے بارے میں کہ کیا ہوا تھا-

یہ سب کچھ نئے عہد نامے کے ذریعے ہے ، میرے عزیزو! یہ کبھی بھی مسیح نہیں تھا -آپ نے کبھی بھی یسوع کے ساتھ کسی کو شامل نہیں کیا - وہ الفا اور اومیگا ہے - وہ اول اور آخر ہے - ابتدا اور انتہا ہے اور وہ مکمل حروف تہجی ہے - صرف پہلا اور آخری حرف نہیں - جب آپ حرف لکھتے ہیں‌تمہیں حروف مستعار لینے نہیں پڑتے - وہ سب وہاں ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہے -آپ کو کسی چیز کی خاطر یسوع کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں -

جب وہاں ہجوم تھا اور انہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا ، کیا آپ کو یاد ہے -اُس نے بُرے وقت میں کیسا جواب دیا ؟ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا انہیں جانے کی ضرورت نہیں تم ہی انہیں کھانا دو گے - یہ ایک تبلیغی امتحان تھا - اس پُرانی دنیا کو یسوع کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں تھی

-انہیں اشتراکیت کی طرف نہیں جانا تھا - اُنہیں کسی طرف بھی نہیں مُڑنا تھا - دنیا کو یسوع کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں تھی - یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اُن کے لیے خوراک کا انتظام کریں ''اُنہیں جانے کی ضرورت نہیں تم ہی اُن کے لیے خوراک کا انتظام کرو -''
پورے نئے عہد نامے میں یہ یسوع ہے یا ہمیشہ اُس کا متبادل ہے -مسیح یا قیصر ، مسیح یا بیلی ایل ، مسیح یا دنیا -یہ ہمیشہ مسیح ہے - ابتدائی کلیسیا کا دنیا میں، جسمانی اور شیطانی اعمال کو واضح طور پر چھوڑنا تھا -صرف ایک مسیحی سمجھ سکتا ہے کہ جب وہ مسیحی بنتا ہے تو وہ فرضی طور پر دنیا کے ساتھ ہے - چند صدیوں پہلے جب کنسٹن ٹائن شہنشاہ بنے اُس نے کلیسیا کے افراد کو فیشین ایبل قرار دیا تو بُگانیوں نے بھی اس میں شامل ہونا شروع کردیا -اور اپنے دیوتا اپنے ساتھ لانے لگے اور کلیسیا نے اپنے معیار کو گرا دیا اور اُن کو رہائش فراہم کی -ہم اپنی غلطیوں کو کبھی نہیں بھولے -

آج کے دن تک اگرچہ وہ ظالم مر گیا ،مگر ہم میں سے ابھی بھی بہت سے افراد دو خداوں کو مانتے ہیں یعنی قیصر اور مسیح کو - خدا اور مال و دولت کو - ہماری کلیسیا بپتسمہ یافتہ بُگانیوں سے بھر گئی جن کی طرز زندگی دو طرح کی تھی - جو خدا کو سُنتے تھے مگر پوجا اپنے دیوتا کی کرتے تھے، خدا کے نزدیک یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے خدا نے فرمایا کہ وہ ہونٹوں سے مجھے خداوند خدا کہتے ہیں مگر اُن کے دل مجھ سے دور ہیں اور وہ کبھی بھی، وہ کچھ نہیں کرتے جو وہ اُن سے کہتا ہے -
اور دوسری چیز جو میں مسیح کی حاکمیت کے لیے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک مسیحی کا کسی وقت بھی بااختیار اعتراف - ا کرنتھیوں ۱۲ :۳،''-پس میں تمہیں جتاتا ہوں کہ جو خدا کے روح کی ہدائیت سے بولتا ہے وہ نہیں کہتا کہ یسوع ملعون ہے اور نہ کوئی روح القدس کے بغیر کہہ سکتا ہے یسوع خداوند ہے -''
اب یہی ایک بہت بڑا بیان ہے ! کہ آپ اُسے خداوند کہہ سکتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اسے اپنے طور پر یسوع خداوند نہیں کہہ سکتے -یہ کام روح القدس کا ہے -
آپ اپنے طور پر نجات نہیں پاسکتے -آپ اپنے طور پر نئے سرے سے پیدا نہیں ہوسکتے - آپ بائبل مقدس کو اپنے طور پر نہیں سمجھ سکتے -یہ روح القدس کا کام ہے -آپ اپنے طور پر اقرار نہیں

کرسکتے کہ یسوع خداوند ہے ۔یہ روح القدس نے کیا ہے ۔یہ تنہا آپ کا کام نہیں ہے کہ اس کا خیال رکھیں ۔آپ کہہ سکتے ہیں اور جان نہیں سکتے ۔ کیونکہ یسوع نے کہا " تم مجھے خدا، خدا کیوں کہتے ہو اور یہ وہ نہیں جو میں کہتا ہوں ؟

یہاں تک کہ یسوع نے فرمایا " آخری دن بہت سے واعظ کرنے والے ایسے بھی ہونگے جو مجھ کہیں گے اے خدا ،اے خدا ہم نے تیرے نام سے نبوّت کی ہے ۔اور بدروحوں کو نکالا ہے اور تیرے نام سے بڑے بڑے کام کیے ہیں ۔" اور اُسے صرف یہ کہتے سنیں گے کہ میری کبھی تمہارے ساتھ ملاقات نہیں ہوئی ۔ آپ کہہ سکتے ہیں اور سمجھ نہیں سکتے ۔لیکن اگر آپ نے نجات پانا چاہی اور نجات پانے کے لیے تیار تھے اور مسیح پر ایمان لانے کے لیے تیار تھے ۔تب روح القدس نے وہ کام کیا جو آپ نہیں کرسکے تھے اور آپ نئے سرے سے پیدا ہوئے ۔ اس لیے اگر آپ مسیح کو اپنی زندگی کا خداوند بنانا چاہتے ہیں ۔تو آپ کو بھی اپنی زندگی میں اُسی کی طرح بننا ہوگا۔اگر آپ اُسے اپنا خداوند بنائیں گے تو روح القدس آپ کے اندر آئے گا اوراُسے مکمل کرے گا جو آپ نہیں کرسکے ۔ اس لیے یہ سچ ہے کہ تمام راہیں اس کے مطابق ہیں ۔

مجھے ڈر ہے کہ ہم نصیحت کرنے والوں نے برسوں ،بغیر سمجھ کے غلط تاثر کو پیدا کیا ۔ میرا خیال ہے ہم نے لوگوں کو یہ نظریہ دیا ہے کہ یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں اور اُس کے خداوند ہونے کا اقرار کریں وغیرہ ۔اس میں سے ہم نے دو چیزیں کی ہیں اور یہ دو چیزیں ہم میں نہیں ہیں ۔ ہم میں سے بہت سے لوگ آج بھی ایسے ہیں جو کہتے ہیں " اچھا ،میں نے یسوع کو بطور نجات دہندہ قبول کیا ہے ۔" میں آج رات آپ سے پوچھوں کتنے ہیں جنہوں نے یسوع کو نجات دہندہ کے طور پر لیا ہے ۔ بہت سے کہیں گے کہ آپ نے لیا ہے ۔ لیکن اگر پوچھوں آیا وہ آپ کا خداوند ہے ۔اگر آپ میں سے بہتوں نے سچ بتایا یا بتایا نہیں اس کا مطلب ہے کہ ،تب آپ نے نجات نہیں پائی ۔

اور اگر آپ یسوع کو بطور نجات دہندہ پانے کے خواہش مند ہیں اور اُسے اپنا خداوند بنانے کی خواہش نہیں رکھتے ۔اگر آپ مکمل طور پر اور جان بوجھ کر یسوع کو بطور خداوند رد کرتے ہیں اور آپ اُسے نجات دہندہ قبول نہیں کرتے ۔ اور یہ وہ وقت ہوتا ہے جب لوگ اسے سیکھتے وقت مشکل محسوس کرتے ہیں ۔

نجات ، پیلرو،آرام دہ جگہ نہیں ہے جہاں آپ اس کے ساتھ جا سکیں اور وہ حاصل کریں جو آپ چاہتے ہیں اور آرام چھوڑ دیں ۔آپ خداوند کو چھوڑ کر نجات نہیں پاسکتے کہ آپ نجات یافتہ بن گئے ہیں ۔آپ قسطوں میں یسوع کو نہیں پا سکتے ۔ آپ اسے چیزوں کی طرح منظوری کے طور پر نہیں پاسکتے ۔ آپ یا تو اُسے مکمل طور پر پائیں گے یا مکمل طور پر نہیں پائیں گے ۔

اب مکمل طور کچھ لوگ یسوع کو نہیں سمجھ سکے ۔میرا خیال نہیں کہ جب کوئی نجات پاتا ہے تو وہ ایسا کرتا ہے ۔اگر آپ اُسے اس وقت مکمل طور پر جو کچھ اُس کے بارے میں آپ جانتے ہیں تو آپ نے نجات پالی ہے ۔ لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کوئی شخص جو یسوع کو نجات دہندہ کے طور پر اس کا اقرار کرتا ہے ۔اور جان بوجھ کر اور مکمل طور پر اسے خداوند کے طور پر رد کرتا ہے تو اس نے نجات نہیں پائی ۔

پولوس رسول نے فلپین جیلر سے کہا" یسوع مسیح پر ایمان رکھو" اُس نے اُنہیں تین نام دیے ۔ مالک،صلح کروانے والا اور مسح کیا ہوا ۔ اُس نے نہیں کہا ۔" اب آپ انہیں نجات دہندہ کے طور پر قبول کریں اور ہم تمہیں بپتسمہ دیں گے اور آپ کلیسیا میں شامل ہونگے ۔ اور آپ اس کو مسیح کی حاکمیت سمجھ سکتے ہیں ۔ ہوسکتا ہے کہ بعد میں آپ سمجھ جائیں جب آپ عبادتی اجلاس میں شامل ہونگیں۔آپ اُس کے راستہ پر چلیں گے اور اسے اپنا خداوند تسلیم کریں گے ۔لیکن اب آپ کو وہ نہیں کرنا پڑتا ۔ جو کچھ اُس نے کہا وہ نہیں ہے کیونکہ ابتد اسیں سب ٹھیک تھا ۔

یسوع نے مکمل طور پر وفاداری کا مطالبہ کیا ۔ایک حکم دینے والے کی طرح جو ہٹلر ،موسولینی اور سٹالن کی طرح رہتا ہے ۔ کسی ڈکیت نے اتنی وفاداری کا مطابہ نہیں کیا جتنا یسوع نے کیا ۔فرق صرف اتنا ہے کہ وہ درست کہتا ہے " حیران کن محبت"۔اس لیے خدا نے میری روح،میری زندگی اور میرے سب کچھ کا مطالبہ کیا ۔

آپ کے پاس دنیا میں صرف ایک اختیار ہے کہ یسوع کو اپنائیں یا نہ اپنائیں اگر آپ اُسے حقیقتاً اپناتے ہیں تو آپ کے انتخاب کا خاتمہ ہوجاتا ہے ۔پھر آپ کو کسی اور انتخاب کی ضرورت نہیں ۔آپ اُس کے تالا ،ذخیرہ اور ٹب کی طرح ہیں۔آپ کو اپنی زندگی پر کوئی اختیار نہیں ہے ۔ آپ کو اپنی جیب پر کوئی اختیار نہیں ہے ،آپ کو اپنے اساتذہ پر اختیار نہیں ہے اور آپ کو اس دنیا میں کسی چیز پر اختیار نہیں۔ آپ یسوع مسیح کے پابند خادم ہیں اور آپکی ادائیگی اُس کے

خون سے کی گئی ہے ۔آ پ اپنے نہیں ہو آپ قیمت سے خریدے گئے ہو اور تم یسوع کی ملکیت ہو۔

اب اگر میں کچھ لوگوں سے مل سکوں لیکن کوئی نہیں کہے گا' بہت خوب کون مجھے بتائے گا کہ آپ کب چرچ جاتے ہیں؟ یا کون بتائے گا کہ کیا دیا جانے والا ہے اور کون بتائے گا کیا کِیا جانے والا ہے ۔بہت خوب میرے عزیزو! آپ پہلے ہی بتا چکے ہیں مجھے آپ کو کچھ نہیں بتانا ۔ آپ بتا چکے ہو کہ آپ یسوع مسیح کی ملکیت ہیں۔ آپ اُس وقت سے جب سے آپ نجات یافتہ ہیں تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔مجھے یاد ہے کہ جب میں شمال مغربی پہاڑیوں میں یسوع کے پاس ایک لڑکے کی حیثیت سے آیا۔ میں جنگل میں چلا گیا تا کہ میں بہتر طور پر جانوں، کہ میں یسوع پر ایمان رکھتا ہوں ۔ جب میں گھر واپس آیا ،مجھے یاد ہے کہ میں نجات کے منصوبے کو سمجھ نہ سکا ۔ آپ نہیں سمجھتے کہ آپ اُس پر ہو ۔

آپ بجلی کے بارے میں سب کچھ نہیں جانتے لیکن میں اندھیرے میں بیٹھنے والا نہیں تھا ۔ مجھے نجات کے بارے میں پوری سمجھ نہیں تھی ۔لیکن خدا کا شکر ہے میں نے اپنے آپ کو اس کے فائدے کے لیے پہچانا ۔اور ہم میں سے ہر ایک پر اس کا اختیار ہے ۔

لیکن مجھے یاد ہے کہ میں نے پرانا گیت گانے کی کوشش کی۔" یسوع ، میں نے صلیب اُٹھا لی ہے ، سب کچھ چھوڑ کر میں تیرے پیچھے آ چکا ہوں ۔ ضرورت مند،حقیر،رد کیا ہوا، تو ہی میرا سب کچھ ہے " اب مجھ میں ایک سرسبز ملک کے لڑکے کی طرح ہوش نہیں ہے ۔ لیکن میں چیزوں کے متعلق کافی کچھ جان چکا ہوں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اب میں نئی انتظامیہ کے ماتحت ہوں۔اب میں محسوس کرتا ہوں کہ اب کسی مذہبی مفکر کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنا آپ یسوع کی راہ پر دے چکا ہوں ۔

کیا اب آپ ہمیشہ کے لیے کر چکے ہیں ؟جو کوئی نجات پاتا ہے اور میں سوچتا ہوں ہماری کلیسیا اور ہمارے مسیحی غمزدہ حالت میں ہیں ۔ کیونکہ ہم نے سستا ایمان پایا ہے اس لیے ایمان نہیں رکھتے ۔اور قبولیت جو کہ قبول نہیں کرتے ۔ اور بہت سے لوگ یسوع مسیح میں ایمان کو آسان سمجھتے ہیں ۔اور اُسکا خداوند ہونے کا اقرار کرتے ہیں ۔بہرحال لفظ" نجات" ۲۴ دفعہ نئے عہد نامے میں استعمال کیا گیا ہے

لیکن لفظ "خداوند" ۴۳۳ دفعہ آیا ہے - یہ اس کا نام ہے - رومیوں ۱۴ : ۹ میں فرماتا ہے - کیونکہ مسیح اس لیے مُوا اور زندہ ہوا کہ مُردوں اور زندوں دونوں کا خداوند ہو -

وہ کس لیے رہا کس لیے مرا اور کس لیے زندہ ہوا۔

مسیح اعتماد کرنے والا،شاگرد اور گواہ ہے - اور ایک ہی وقت میں تینوں کا ہونا لازم ہے -اور باقی تین میں بھی - اعمال ۱۱:۲۶ فرماتا ہے ہمیں مسیحی کہلوانے سے پہلے شاگرد کہا جاتا تھا -

سب سے بڑا حکم جاوٴ اور لوگوں کو میرے شاگرد بناوٴ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ مومنین بناوٴ کیونکہ شاگرد بننے کے لیے تمہیں مومنین بننا ہے -لیکن اُس نے کہا شاگرد بناوٴ - اب شاگردوں اور مومنین میں فرق ہے -خدا آج باہر نہیں ہے - عزیزو!صرف گناہگاروں کے لیے ہے - خدا گناہگاروں میں سے مقدسین بناتا ہے - اور جب وہ نجات پاتے ہیں تو وہ مقدس بن جاتے ہیں - اور وہ اُن کی زندگی کے باقی دنوں میں مقدسوں کی طرح کام کرتا ہے -یہ فوراً ترقی دیتا ہے اورتب ایک دن اُسے فیصلہ کن بناتا ہے - لیکن وہ اُن میں کام کروارہا ہے اور ہم میں ایک تکلیف دہ وقت ہے -

یہ تبدیلی کا بحران ہے جس کی لگاتار پیروی کی جائے میں نے صبح اس کی تبلیغ کی - تمہیں میرے کلام پر قائم رہنا ہے - صرف قدم لینے سے شاگرد نہیں بنتے - تم سچے شاگرد نہیں ہو جب تک تم قدم نہیں لیتے - تم شاگرد ہو جب تم اُس کی راہ پر چلتے ہو - پہلے قدم کے بعد دوسرا-میں کچھ لوگوں سے ملتاہوں جو کہتے ہیں "خوب میں نے ۲۵ برس پہلے قدم لیا - اور کچھ ابھی تک قائم ہیں انہوں نے حرکت نہیں کی جبتک انہیں حاصل نہیں کرلیا-میں نئے ہمشیئر میں بائبل کانفرنس میں تھا اور ایک مشنری سسٹر نے کہا آج سب سے زیادہ مشکل یہ ہے کہ ہم وعدوں پر قائم رہیں اور ہم وعدوں پر بیٹھے ہیں اور میرا خیال ہے ہم آج سب سے زیادہ مقدس ہیں -

جب ایک بچہ گھر میں ہوتا ہے تو اس کو کانپنے کا تجربہ ہوتا ہے - لیکن اسے بچے سے مرد یا عورت بننے کے لیے ۲۰ سال کا عرصہ درکار ہے - بشارت ایک بہت بڑا کاروبار ہے لیکن یہ آغاز ہے -

آئیں یہ منصوبہ بنائیں کہ نجات مفت ہے - خدا یا شکر ہے یہ سستا نہیں ہے ایک چیز سستے ہونے کے علاوہ مفت ہوسکتی ہے - یہ بہت ہی قیمتی ہے - خدا نے اپنا بیٹا دیا اور بیٹے نے اپنی زندگی-

یہ آپ کے لیے مفت ہے -جب آپ مسیحی ہوتے ہیں آپ صرف مومنین نہیں ہوتے آپ شاگرد بنتے ہیں اور آپ ہرچیز جو کچھ آپ کے پاس ہے اُسے دے دیتے ہیں -

یہ ہر چیز اور وقت کے بارے میں ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور پالیتے ہیں -

نیا عہد نامہ نہ صرف ہمیں ایمان لانا اور نئی پیدائش کے بارے میں سیکھا تا ہے، یہ ہمیں مسیح کی پیروی اور نئی زندگی کے بارے میں بھی سیکھاتا ہے - ”میری بھیڑیں میری آواز سنتی اور میرے پیچھے آتی ہیں“ - وہ نہ صرف میرے پاس آتی ہیں، میرے بعد بھی آتی ہیں - ایک مومن یسوع کے پاس آتا ہے اور شاگرد یسوع کے بعد آتا ہے -پطرس گلیل کے سمندر پر یسوع کے پیچھے آیا اور بعد میں اُس نے انکار کیا-اُن دنوں وہ شاگرد نہیں تھا -میں اُسے کیسے جانتا ہوں - کیونکہ فرشتے نے قبر پر اُس سے کہا ”جاو اس کے شاگردوں اور پطرس کو بتاو“-آپ یہاں فرق جماعت بندی دیکھتے ہیں - اور تب یسوع انہیں تبریاس کے سمندر پر انہیں ملا اور کہا - میرے پیچھے آوء -اور انہیں وہاں لے گیا جہاں اُن سے جُدا ہوا تھا اور دوبارہ اُس کے پیچھے ہو لیا -

ہم آج اس سمے کے بارے میں سنتے ہیں - ہم ہمیشہ منظر کے بعد جارہے ہیں- کیا یہ سانحہ آپ کا ہے کہ یسوع نے آپ کا بہترین منظر کھودیا ؟اور اتنا دور جتنا میں اسے دیکھ سکتا ہوں -اس نے اُن کے پیچھے جانے کی کوشش نہیں کی-اور اس اصطلاح کو آسان بنادیا اس لیے کہ اس کی پیروی کریں -

لوقا نوویں باب کی آخری چھے آیات اس میں تین پہلو بیان کیے ہیں دو آیات میں ایک پہلو ہے جو ایک کاروبار دیکھائی دیتا ہے -پہلے نے کہا-”تو جہاں کہیں بھی جائے میں تیرے پیچھے آوں گا -اور یسوع نے کہا - ”لومڑیوں کے لیے ماندیں پرندوں کے لیے گھونسلے مگر ابن آدم کے لیے سر رکھنے کی جگہ نہیں - “ اُس نے کہا ”کیا آپ جانتے ہو کہ کیا کہتے ہو؟ کیا آپ نے اُس کی قیمت لگائی ہے -

دوسرے نی کہا ”مجھے اجازت دے کہ پہلے اپنے باپ کو دفن کرآوں - “ وہ چھوٹا لفظ ”پہلے“ ایک کہانی بتاتا ہے -جب کوئی چیزیسوع مسیح کے آگے چلتی ہے، آپ اُسکی پیروی نہیں کرتے ”مجھے پہلے دکھ سہنا ہے“ - جب کبھی آپ پیروی کے بارے میں سنتے ہیں تو اُس کی زندگی میں کچھ مر جاتا ہے -اور کبھی دفن نہیں کیا جاتا - ایک مشکل تھی - بیشک اُس کا باپ ابھی مرا نہیں تھا - اس وقت یہ رسم تھی کہ باپ کے مرنے تک اس کے پاس گھر میں رہو اور اسے

دفن کرو -
لیکن جب انسان کہتا ہے -مجھ دکھ سہنا ضرور ہے - باہر کہیں لاش دیکھیں - کوئی مر گیا ہے - کوئی جس کا اس پرانی دنیا سے تعلق تھااور اُس کی حفاظت نہیں کی گئی-
اور تب ایک نے کہا " اے خداوند ،میں تیرے پیچھے چلوں گا لیکن پہلے مجھے اجازت دے کہ میں اپنے گھر والوں سے رخصت ہو آوں - "بہت خوب ،اب وہ معصوم دیکھائی دیتا ہے - اس کے ساتھ کیا مسلہ ہے -؟خوب اس کے ساتھ بہت مسلہ ہے -یسوع نے کہا -" جو کوئی اپنا ہاتھ ہل پر رکھ کر پیچھے مُڑ کر دیکھتا ہے خدا کی بادشاہی کے لائق نہیں-"
اور پھر دوسرے سے کہا " مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے" اب یہ بہت سخت ہے کیا نہیں؟ یسوع اپنے ساتھیوں کو کہہ رہے ہیں " آپ میرے ساتھ جارہے ہیں تو میرے ساتھ چلو اگر آپ یہاں ٹھہرنا چاہتے ہیں تو یہیں ٹھہرو- لیکن خدا کی بادشاہت میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں آپ کا منہ ایک طرف ہو اور پاوں دوسری طرف -خدا اس طرح کے لوگوں کو اپنی بادشاہت میں قبول نہیں کرتا -

اگر آپ میرے ساتھ چل رہے ہیں تو چلو آپ کو ایک ہی طرف جانا ہے -ہمیں کسی بیوی کی طرح صدوم کی طرف مڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں -
ہم اس قسم کے لوگ ہیں کہ کبھی بھی دنیا کو خداحافظ نہیں کہتے -وہ جلال میں آگے بڑھتے ہیں اور دوسری طرف دیکھتے ہیں - میں نے تربیت میں نشونما پائی ہے -میں سامنے دیکھتے ہوئے سیدھا ہل نہیں چلا سکا اور مجھے معلوم ہے میں دوسری طرف دیکھتے ہوئے آگے نہیں جاسکا-
کیا آپ نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے رویے کا ایک طرف بیمار لوگوں اور گناہگار لوگوں اور اس کے شاگردوں کے درمیان فرق کا مطالعہ کیا ہے -اگر کوئی بیمار یا گناہگار یسوع کے پاس آئے اور شامل ہونے کو تیار ہو-وہ انہیں تمام محبت ،شفقت اور نرمی سے فوراً اسے قبول کرتا - لیکن اگر کوئی شاگرد اُس کے پاس آئے اور کہے ، " تو جہاں کہیں بھی جائے میں تیرے ساتھ رہوں گا -"وہ مختصر سے حکم کے ساتھ اس کی بات کو کاٹ دیتے -اور وہ اپنے بہترین توقعات کو کھودیتا -اُس امیر حکمران کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے -وہ بہت اچھا تھا -اُسے جھکنے